خطبہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بموقع پیغام پاکستان کانفرنس

28 ربیع الثانی 1439ھ مطابق 16 جنوری 2018ء کو ایوان صدر اسلام آباد میں ''پیغام امن پاکستان کانفرنس'' سے حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم العالی کا خطاب افادہ عام کے لئے پیش خدمت ہے۔

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین ، سیدنا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین ۔

و بعد: اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقو اللّٰہ لعلکم ترحمون۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم، السلم اخو المسلم لا تظلمہ و لا یشتمہ من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللّٰہ فی حاجتۃ، (ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللّٰہ بھا عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ و من ستر مسلم ستر اللّیہ یوم القیامۃ)

و قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ، الدین النصیحۃ للّٰہ و لرسولہ و لائمۃ المسلمین و عامتھم و فی الصحیحین عن جریر بن عبداللّٰہ البجلی رضی اللّٰہ عنہ قال : بایعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم علی اقامۃ الصلوۃ و ایتا ء الزکوٰۃ و النصح لکل مسلم (صحیح بخاری) **صدق اللہ وصدق رسولہ الکریم۔**

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اللہ نے ریاست مدینہ کے بعد کرہ ارض میں ستائیس رمضان المبارک کی مبارک رات کو اسلام کے نام پر وطن عزیز پاکستان جیسی نعمت سے ہمیں سرفراز فرمایا، جس کے حصول میں ہر طبقہ حیات نے اپنی حیثیت کے مطابق قربانیاں دیں۔ اس مملکت خداداد کو اللہ تعالیٰ نے قرارداد مقاصد اور تہتر کے آئین کی صورت میں ایک متفقہ اسلامی دستور نصیب فرمایا۔ جن نے یہ طے کردیا کہ ریاست پاکستان میں حاکمیت اعلیٰ اللہ

تعالیٰ کی ہوگی اور قانون قدرت کے مطابق اس کے بندے باہمی مشاورت سے مملکت کے امور چلائیں گے۔جس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ قرآن وسنت کوملکی قوانین میں بالادستی رہے گی اور ہر قانون اس کے تابع رہے گا۔

الحمدللہ ارض پاک کے وجود سے لے کر 1973ء میں متفقہ دستور کے طے ہونے تک قطع نظر مسالک کے تمام علماء کرام نے وطن عزیز کی سلامتی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا اور بنیادی دینی تعلیم سے لے کر اعلیٰ دینی تعلیم کے شعبے میں گراں قدر خدمات انجام دیں اور امت کی طرف سے اس فریضے کونہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا۔ملک پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا، مذہبی طبقہ کو آپ نے صف اول میں پایا اور یہ طرز عمل ان شاء اللہ ہمیشہ برقرار رہے گا۔اس کی واضح نظیر 2010ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں ہونے والا ملک بھر کے جید علماء کرام ومفتیان عظام پر مشتمل ایک نمائندہ اجلاس ہے کہ جس میں سب نے متفقہ طور پر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کسی بھی مقصد کے لئے مسلح جدوجہد کی نفی کی اور اسے حرام قرار دیا اور حال ہی میں پیغام پاکستان کے نام سے ملک کے تمام مسالک کے جید علماء کرام پر مشتمل متفقہ فتویٰ بھی اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور آج پوری قوم کی تائید سے افواج پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے کامرانی عطاء فرمائی ہے، اس کی بنیادی وجہ بھی تمام علماء کرام کا وہ اتفاق ہے جس سے دشمنان اسلام و پاکستان کو اپنے مذموم مقاصد میں کامیابی نہ مل سکی۔

جیسا کہ ابتداء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان کیا گیا، جس میں دین کو خیرخواہی سے تعبیر فرمایا، لہٰذا اس خیرخواہی کے جذبے کے تحت میں حکومت وقت، افواج پاکستان، مقتدر طبقوں اور علماء کرام سے عرض کروں گا، بحیثیت مسلمان ہم سب انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دین اسلام وتعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجراء کے لئے کوشاں رہیں اور نظام تعلیم سے لے کر مملکت کے ہر شعبے میں احیاء دین کے لئے حتی الوسع اپنی پوری توانائیاں صرف کریں۔کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری وحدت اور اتحاد دین اسلام ہی میں مضمر ہے اور دین اسلام ہی ہم سب کو ایک امت اور ایک قوم ہونے کا درس دیتا ہے۔آخر میں افواج پاکستان کے بہادر سپوتوں کو ایک نصیحت کروں گا کہ آپ کا شعار، ایمان، اتحاد، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔یہی چیز آپ کو دنیا بھر کی افواج میں منفرد وممتاز کرتی ہے۔لہٰذا ان اصولوں پر جتنی زیادہ محنت کی جائے گی اتنا ہی کامیابی کی ضمانت ہوگی اور ان شاء اللہ مذہبی طبقے کو آپ ہمیشہ ارض پاک کی جغرافیائی سرحدوں کے ساتھ اسلامی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص اور ایک دوسرے کی خیرخواہی کے جذبے کے ساتھ دینی تعلیمات کی روشنی میں ملک وملت کی ترقی واستحکام کے لئے محنت کی توفیق عطاء فرمائیں۔آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

تعاون دوطرفہ ہونا چاہئے

ایوان صدر اسلام آباد میں ''پیغام پاکستان کانفرنس'' سے خطاب

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم، امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان

ضبط وترتیب: خالد شریف ہزاروی

نحمده ونصلي على رسوله الكريم . اما بعد

جناب صدر مملکت، وزراء حضرات، علماء ومشائخ عظام اور اس تقریب میں موجود تمام اہل علم، اداروں سے وابستہ اہم شخصیات اور میرے بھائیو اور بہنو!

یہ ایک مبارک موقع ہے جب ریاست کی نگرانی میں مملکت کے زیر سایہ تمام مکاتب فکر جمع ہیں۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے یہاں جمع ہیں، حکومت اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے حضرات یہاں جمع ہیں اور ریاست کے ساتھ اپنی بھرپور اور گہری وابستگی و وفاداری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اسے ''پیغام پاکستان'' کا نام دیا گیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی کہ ہم عالمی برادری کو اور اسلامی برادری کو یہ باور کرا سکیں کہ ہم ایک پرامن ملک ہیں، پوری قوم امن چاہتی ہے اور امن کو سبوتاژ کرنے والوں کے مقابلے میں پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔

امن وسکون زندگی کا فطری تقاضا ہے:

میرے محترم بزرگو اور دوستو!

انسانی معاشرے میں اور حیات اجتماعی میں امن وسکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے فطری زندگی کا تقاضا ہے، انسانی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ جب وہ مدنی الطبع ہے، مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے، ریاستوں کی صورت میں، شہروں کی صورت میں، دیہات کی صورت میں، محلوں کی صورت میں تو پھر انہیں ایک دوسرے کی عزت، جان ومال کے حقوق کا لحاظ رکھنا ہے، احترام کرنا ہے اور اسی مقصد کے لیے قوانین اور دساتیر وجود میں لائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت بڑی واضح ہے کہ رب العزت کیا چاہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں جو قوتیں سازشیں کرتی تھیں، فساد برپا کرنے